دورِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کے مسائل اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اُن کے حل:-

دورِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو بے شمار مسائل کا سامنا ہے جن میں دہشت گردی، فرقہ وارانہ فسادات، مذہبی جھگڑے، بدعنوانی، جہاد کے جذبے کا ماند پڑ جانا وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام ایک عالمگیر اور جامع دین ہے۔ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہم زندگی کے کسی بھی پہلو کے متعلق اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ صرف مسلمانوں کی رہنمائی فرماتا ہے بلکہ یہ کسی بھی مذہب، نسل یا علاقے سے تعلق رکھنے والا شخص اس سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔

دورِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو درپیش مسائل:-

- دہشت گردی
- فرقہ وارانہ فسادات
- مذہبی جھگڑے

- جہاد کے جذبے کا ماند پڑ جانا۔
- لڑکیوں کی وراثت سے محرومی۔
- بچوں کو بنیادی تعلیم سے محروم رکھنا۔

1) دہشت گردی:-

اُمتِ مسلمہ کو دہشت گردی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ مذہب اور نسل پرستی کے نام پر لوگوں کا سرِ عام قتل کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں پاکستان اور غزہ میں دہشت گردی عروج پر ہے۔ یہ زمینیں لوگوں کے لہو کی پیاسی ہیں۔

ارشادِ الٰہی:-

”جس نے ایک انسان کا قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔“

اسلام میں قتل کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا ہے۔

اُمت اصحابہ متعلق فرقوں میں بکھر چکی ہے
اِن میں اتحاد و یگانگت ختم ہو چکا ہے
ہر بندہ اپنے عقیدے اور فرقے کو افضل سمجھتا ہے
اور دوسرے کے عقیدے اور فرقے کو حقیر جانتے ہوئے
اُس پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی پاک ﷺ
کے دور میں لوگ قرآن کی قرأت کی وجہ سے کئی
فرقوں میں بٹ چکے تھے یہاں تک کہ وہ دوسروں
کو کافر اور خود کو مسلمان سمجھتے تھے تو نبی پاک ﷺ
اور صحابہ کرامؓ نے اُن کو یکجا کیا۔
نبی کریم ﷺ نے تمام فرقہ وارانہ فسادات ختم کرنے
اور باہمی ہمدردی، بھائی چارے، محبت اور احساس کی
تلقین کی۔

ارشادِ الٰہی:

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

اسلام میں تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا
بھائی قرار دیا گیا ہے لہٰذا ہمیں تمام فرقوں کو

فراموش کر کے باہمی گفت و شنید سے زندگی بسر کرنی چاہیے۔

بقولِ شاعر:-

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(3) مذہبی جھگڑے:-

اُمتِ مسلمہ مذہبی جھگڑوں میں اپنا وقت صرف کر رہی ہے۔ اسلام میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے حقوق کی بھی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام غیر مسلموں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے اور وہ اور دین میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔
جبکہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ مذہبی جھگڑوں کی بنا پر قتل و غارت کر دیتے ہیں۔ اسلام میں اس

بقولِ شاعر

ے کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

(4) بدعنوانی:-

اُمتِ مسلمہ بدعنوانی کا شکار ہو چکی ہے۔ معاشرے میں کرپشن، بدعنوانی، سفارش اور رشوت عام ہو چکی ہے کہ انہیں گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ اسلام میں اس کی سخت ممانعت کی گئی ہے

ترجمہ:-

"رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔"

اسلام میں بدعنوانی اور رشوت کی سخت

مقرر کی گئی ہے۔ یہ اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی
اور انسان اللہ کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا۔

5) جہاد کے جذبے کا ماند پڑ جانا:-

دورِ حاضر کے مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ ماند پڑ چکا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے دورِ مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے دین کی سربلندی کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کیلئے تیار ہوتے تھے۔ اگر ہم موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیں تو غزہ میں مسلمانوں کا سرِ عام قتل ہو رہا ہے۔ اُن کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ لیکن 3 ارب مسلمان ہاتھ پہ ہاتھ دھرے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ اللہ نے جہاد کو افضل ترین عبادت قرار دیا ہے۔

مفہوم:-

اور جو کوئی میدانِ جنگ سے بھاگے گا وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا۔

ارشادِ الٰہی:-

" اور جو کوئی اللہ کی راہ میں شہید ہو انہیں مردہ

لگا یا گیا۔

یعنی اسلام میں جہاد کو انتہائی مقام حاصل ہے
اگر کوئی بندہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے وفات پا
جائے تو اسے مردہ کہنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس
جہاد کی نوید سنا دی گئی ہے۔

7. لڑکیوں کی وراثت سے محرومی :-

اسلام نے عورتوں کو عزت عطا کی اور ان کو
وراثت کا حقدار ٹھہرایا۔ اسلام سے قبل عورتوں
کی کوئی عزت نہ تھی۔ انھیں زندہ درگور کر دیا
جاتا تھا۔

ارشادِ الٰہی :-

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ
کرو کیونکہ ہمیں ان کو اور انھیں ہم ہی رزق دیتے ہیں"

اسلام میں بچوں کے قتل کی ممانعت کی گئی ہے
کیونکہ دورِ جاہلیت میں لوگ مفلسی کے خوف

سے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے جس کی اسلام نے سختی سے تردید فرمائی۔
اسلام نے بیٹی کے لیے وراثت میں آدھا حصہ، بیوی کے لئے چوتھا اور ماں کے لیے آٹھواں حصہ مقرر فرمایا۔ لیکن آج بھی لڑکیوں کو اس حق سے محروم رکھا جاتا ہے۔

(9) بچوں کی بنیادی تعلیم سے محرومی:-

اسلام میں علم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا:
" کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ "

ترجمہ:-

" علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ "

بہت سے ممالک میں ابھی بھی بہت سے بچوں کو تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے۔ مثلاً پاکستان میں بہت سے بچے بنیادی تعلیم کے حصول سے بھی محروم ہیں۔ حکومت کو چاہیے بچوں کی تعلیم کا

DATE: / /20 M T W T F S

بندوبست کریں تاکہ وہ اپنا روشن مستقبل بنا سکیں
اور ایک روشن ستارے کی مانند چمک سکیں۔

CamScanner